

**بنام: فلاسفہ، مفکرین اور معزز ماہرینِ تعلیم کی عالمی برادری**

**منجانب: سپریم اسمبلی آف اسلامک وزٹم (مجمع عالی حکمت اسلامی)**

**عنوان: حالیہ جارحیت اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی کے خلاف فوری ردعمل اور اخلاقی اقدام کی درخواست**

فلاسفہ اپنے سب سے اہم مشن کو "عقلانیت" کی مضبوطی اور ترویج سمجھتے ہیں اور ہمیشہ دانشمندی پر فخر کرتے ہیں۔ فلاسفہ سماجی اور سیاسی تناؤ کا حصہ بننے کے بجائے ان تناؤ کا جائزہ لیتے ہیں اور اپنی گہری عقلی سوچ کے ذریعے انسانی ناہمواریوں اور کجیوں کا تجزیہ کرتے ہیں۔

آلہ کار عقلانیت (Instrumental Rationality) کے غلبے کی وجہ سے ان معاشروں اور حکومتوں کے رویوں اور سمتوں میں عقل کی کمی نظر آتی ہے جن کی سرگرمیوں کی بنیاد ہوس پرستی اور انسانیت دشمن برائیوں کے سوا کچھ نہیں۔ اس دنیا میں جہاں کچھ لوگ عقل سے دوری کو اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور اس پر ضد کے ساتھ اصرار کرتے ہیں، وہاں یہ فلاسفہ ہی ہیں جو طاقتوروں اور سرمایہ داروں کے پروپیگنڈے میں پھنسنے ہوئے انسانوں کی رہنمائی کرتے ہیں تاکہ وہ دولت کے پجاریوں اور ہوس پرستوں کے ہاتھوں کا کھلونا نہ بنیں۔ فلاسفہ کی مدد سے حاصل ہونے والی دانش کی بدولت لوگ جرائم کے سامنے نہ صرف خاموش نہیں رہتے بلکہ ظالموں اور ستم گروں کے خلاف ہر ضروری قدم اٹھاتے ہیں۔

فلاسفہ کا سب سے بڑا مرکزِ نگاہ "روشنی پھیلانا" (Enlightenment) ہے؛ ایک فکر مند فلسفی اپنی تمام تر کوششیں اس لیے صرف کرتا ہے کہ لوگ عقلمندی سے سوچیں، دنیا میں ہر قسم کے شر کا مقابلہ کریں اور انسانی شرارتوں کو سب کے سامنے بے نقاب کریں۔ ہم ایرانی فلاسفہ جو انسانی تاریخ کی عقلانیت، روحانیت اور حکمت کے زندہ ورثے کے ذریعے اپنی ثقافت اور تمدن کے تسلسل کو برقرار رکھے ہوئے ہیں، موجودہ دنیا کو اعلیٰ حقائق سے محروم پاتے ہیں اور اسے طاقتوروں کی "بے عقلی" اور "مفاد پرستی" کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ ایسے طاقتور لوگ جو ادنیٰ ترین عقلی منطق کے بھی پابند نہیں ہیں اور اپنے مفادات کے حصول کے لیے کسی بھی جرم کے ارتکاب کے لیے تیار ہیں۔ وہ دوسروں کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں اور ہر قسم کے جنگی اور میڈیا کے ہتھیاروں کے ذریعے آزادی اور خود مختاری کی آواز کو دبائے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر ماضی میں ہم دنیا کے چند حصوں میں برائیاں دیکھتے تھے، تو آج کے طاقتور اپنی شرارتوں کو عالمی سطح پر پھیلا رہے ہیں۔ آج دنیا ان ظالموں اور دولت کے پجاریوں کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہے جو انسانی معاشرے کو بے وقوفی اور عقل کی کمی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ اس لیے ہم دنیا بھر کے فلاسفہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس ظلم و ستم اور جرائم کے خلاف بلند آواز بنیں۔

فلسطینیوں کی نسل کشی میں اسرائیل کے جرائم نے اسے ایک نئے خونخوار روپ میں پیش کیا ہے، اور اس غیر عقلی اور انسانی حقوق کے منافی راستے میں امریکہ ان کا حوصلہ بڑھانے والا اور پیروکار بن چکا ہے۔ عصری تاریخ کے دوران، خاص طور پر ۱۹۷۹ (۱۳۵۷ ہجری شمسی) کے عوامی انقلاب کی کامیابی کے بعد سے، ایران ہمیشہ تسلط پسند طاقتوں کی دشمنی کا نشانہ رہا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے ایک خود مختار اور مہذب ملک ایران کے خلاف وحشیانہ ترین جارحیت کی ہے۔ اس دشمنی کی جڑیں ایران کی جانب سے یکطرفہ پسندی اور تسلط کی مخالفت، مظلوموں کے دفاع، جارحیت کے سامنے ڈٹ جانے اور اپنی آزادی و خود مختاری کے تحفظ میں پیوست ہیں۔

ان سالوں میں ایرانی عوام کے خلاف مختلف قسم کے جرائم کیے گئے، جن میں غیر انسانی ادویاتی، غذائی اور مالی پابندیاں، سیاسی و فوجی شخصیات، سائنسدانوں اور بعض فلاسفہ کے ٹارگٹڈ قتل (ترور)، سفارت خانوں پر حملے، فوجی حملے اور نفسیاتی و میڈیا وار شامل ہیں۔ صرف پچھلے آٹھ مہینوں کے دوران، ہم نے امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران اور اس کے آزادی پسند عوام کے خلاف دو کھلی فوجی جارحیتوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ یہ حملے اس وقت کیے گئے جب ایران امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے عمل میں شامل تھا، لیکن انہوں نے مذاکرات کو فوجی حملے کے لیے ایک دھوکے کے طور پر استعمال کیا۔

دوسرے فوجی حملے کے ابتدائی گھنٹوں میں، جو مارچ ۲۰۲۶ (اسفند ۱۴۰۴) کے قریب تھا، انہوں نے میناب شہر کے ایک اسکول میں ۸ سے ۱۲ سال کے بچوں پر اپنے جدید ترین بم برسائے اور تقریباً ۱۸۰ طلباء کو خون میں نہلا دیا۔ حالیہ صدیوں میں کسی بھی حملہ آور نے، یہاں تک کہ خونخوار ترین دشمن نے بھی، معصوم بچوں کے قتل سے جنگ کا آغاز نہیں کیا۔ حالیہ جنگ میں عالم تشیع کے عظیم رہنما اور مذہبی پیشوا آیت اللہ سید علی خامنہ ای کا قتل (ترور) جرم اور دشمنی کی واضح مثال ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای سائنسی، انتظامی اور ثقافتی میدانوں میں ایک بے مثال شخصیت تھے جنہوں نے فلسفہ، سائنس اور فکر و دانش کے احترام پر خاص توجہ دی۔ وہ ہمیشہ امن اور دوستی پر زور دیتے تھے اور مختلف سائنسی شعبوں میں ایک مفکر اور صاحب رائے تھے۔

انہوں نے تشدد، جارحیت اور خیانت سے پاک دنیا کی تشکیل کے لیے پہلی بار ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کی ممانعت کا فتویٰ دیا تھا۔ یہ فتویٰ مذہبی اور عقلی بنیادوں پر اور انسانی حقوق کے احترام میں جاری کیا گیا تھا۔ امریکہ اور اسرائیل نے بے بنیاد بہانوں سے ایران کی حدود اور تہران شہر پر کھلی جارحیت کی اور ایک وحشیانہ اقدام میں جمہوریہ اسلامی کے عظیم رہنما کو قتل کر دیا۔ یہ جرم کس عقلی یا قانونی بنیاد پر جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟۔

امریکہ اور اسرائیل کے حالیہ فوجی اقدامات ایرانی شہریوں اور اہم بنیادی ڈھانچے کے خلاف جنگی جرائم ہیں۔ اسکولوں، ہسپتالوں، یونیورسٹیوں، کھیلوں کے مراکز، مساجد، لائبریریوں، ایمرجنسی اسٹیشنوں اور رہائشی علاقوں پر حملے اس جارحیت کی مجرمانہ نوعیت کو مزید واضح کرتے ہیں۔ ان حالات میں کیا واقعی فلاسفہ "انسانیت کے ذبح ہونے اور عقل کی موت" کے تماشائی بنے رہ سکتے ہیں؟۔ یہ جرائم نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہیں بلکہ ایرانی قوم کے ارادے کو دبائے کی ایک کوشش ہے۔ ایران ایک خود مختار ملک ہونے کے ناطے اپنے قومی مفادات کے دفاع کا حق رکھتا ہے۔

بدقسمتی سے بعض حکومتوں نے ایران کے صبر و تحمل کو کمزوری سمجھا اور اسی غلط حساب کتاب کی بنا پر ایران پر فوجی حملے کیے۔ ایرانی عوام نہ تو جارج ہیں اور نہ ہی کسی کو اپنے ملک پر حملے کی اجازت

دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی عقلی اور مذہبی بنیادوں پر ملک کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں، اس راستے میں مضبوطی سے کھڑے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل نے جھوٹ اور میڈیا وار کا بھرپور استعمال کیا ہے تاکہ رائے عامہ کو گمراہ کر سکیں اور حقائق کو الٹ کر ظالم کو مظلوم ثابت کر سکیں۔

بیسویں صدی کی تباہ کن جنگوں کے بعد انسانی معاشرہ "عالمی امن" اور "تشدد" کی جگہ "گفتگو" اور "عقلی سفارت کاری" کی ضرورت کو سمجھ چکا ہے۔ فوجی طاقت کا استعمال ماضی کے پرتشدد دور کی طرف واپسی ہے۔ فلاسفہ محض نظریاتی ماہرین نہیں بلکہ "عقلی روانی" اور "معاشرے کے بیدار ضمیر" کے علمبردار ہیں۔ فلاسفہ کی ناانصافی اور جرائم پر خاموشی فلسفے کے مشن اور انسانیت کے ساتھ خیانت ہے۔

ہم آپ تمام ساتھیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ ایران کے خلاف حالیہ جارحیت کی شدید مذمت کریں اور اسے عقلانیت اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیں۔ ہم عالمی برادری کے فلاسفہ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے فکری اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے پرتشدد بیانیوں اور طاقت کے غیر عقلی جوازوں کا مقابلہ کریں اور پر امن بقائے باہمی کے لیے جگہ فراہم کریں۔

معزز ساتھیو! یقین جانیں کہ تاریخ ان ردعمل کو عظمت کے ساتھ یاد رکھے گی اور اس کے برعکس، جرائم پر خاموشی کو محکوم اور درج کرے گی۔ ہم پر امید ہیں کہ فلاسفہ کی موجودگی سے عقلانیت اور انسانیت کی آواز اس اہم تاریخی موڑ پر غالب آئے گی۔

احترام کے ساتھ، اور عدل و انصاف پر مبنی تشدد سے پاک مستقبل کی امید میں۔

سپریم اسمبلی آف اسلامک وزٹم (مجمع عالی حکمت اسلامی)  
مارچ ۲۰۲۶